

فتاویٰ ابراہیم شاہی

حصہ فارسی

مصنف: احمد بن حمید الملقب بنظام
انتساب: لطیف سلطان ابراہیم شاہ شرقی۔

سائز: $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ ۱۳

ادباق: ۱۵۸

نمبر: ۱۲، ۸۹۹ P de II

سطور فی صفحہ: ۲۷

مکتوبہ: وقت چاشت - روز دوشنبہ - ۱۲۶۹ھ

نام کاتب: درج نہیں۔ خط: نسخ استعین

فتاویٰ ابراہیم شاہی کا یہ مخطوط، جو اس وقت ہمارے پیشِ نگاہ ہے، پنجاب یونیورسٹی کا مملوکہ ہے۔ یہ مخطوط فارسی زبان میں ہے پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں فتاویٰ ابراہیم شاہی نام کے دو مخطوطے ہیں۔ ایک فارسی زبان میں ہے اور ایک عربی زبان میں! ہم نے دونوں کا تقابل کیا تو معلوم ہوا کہ اگرچہ مصنف نے واضح الفاظ میں کتاب کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا لیکن یہ حقیقت ایک ہی کتاب کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول فارسی میں ہے اور عبادات مشتمل ہے۔ اس کی الگ فہرست مضامین نہیں دی گئی جس سے اقل نظری میں یہ اندازہ ہو سکے کہ کتاب کس عنوان سے شروع ہو کر کس عنوان پر اختتام پذیر ہوئی ہے اور کتنے ابواب و فصول مشتمل اور کن کن مسائل و مشتملات کو محیط ہے۔ فہرست مضامین میں کتاب کے ساتھ ساتھ جلتی ہے جو کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ، کتاب صلوٰۃ الجمعا، کتاب صلوٰۃ العیدین، کتاب صلوٰۃ الکسوف، کتاب صلوٰۃ الخسوف، کتاب صلوٰۃ الخوف، باب صلوٰۃ المرضی، کتاب الصوم، کتاب الزکوٰۃ اور کتاب الحج کو معنوی ہے۔ اس کی کتب نہایت عمدہ ہے، مگر تمام صفحات

کریم خود ہی جس کی وجہ سے متعدد مقامات سے الفاظ کا کھنڈا اور پڑھنا ناممکن ہو گیا ہے۔ جلد پشاور کی ہے جو اگرچہ اکھڑی ہوئی ہے مگر اس فن کا عمدہ نمونہ ہے اور اس کے دونوں طرف چاروں کونوں پر نہایت خوبصورتی سے ”عمل بسا المین پشاور“ مرقوم ہے۔ کتاب کا چھ جوفارسی زبان میں ہے بڑا مفصل ہے (اور یہی حال عربی حصے کا ہے) اس میں ان آیات قرآنی و ادعویہ ماثورہ کے معانی و مطالب بھی خاصی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں۔ عنوان اور کتب حوالہ کے نام سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں بطور حوالہ کے متعدد کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں فتاویٰ قراخانی بھی شامل ہے۔ فارسی حصے کا آغاز اس مقدمے سے ہوتا ہے۔

یا فتاح - ب ب یسر و تسبیح بالخیر - بسم الله الرحمن الرحیم - حمد بے حد
ثنائے بے حد کہ از قیاس انفس افز و نست و از ساس اقتباس بیرون برخداوند کریم کہ اعلام
علم بر سر علماء دین افراشته - او دو قسم فقہ بر فرق مسلمانان نہادہ، او دو اوج ہدایت در زمرہ
مومنان دادہ، او صلوات نامیہ و تحیات زاکیہ بر سید المرسلین و خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من القنایہ فرمودہ، و اذا اسراد اللہ بعبد
خیراً بفقہ فی الدین باز نمودہ و تسلیمات کشیدہ و شکویمات و فیرہ برخلفاء
الراشدین دائمہ محمدیین و سائر صحابہ کرام و علماء عظام کہ ہر یک اسامی
منوع الاثار و مقتدی مرفوع الاقتدار - اصاحبہ بیگید بندہ امیدوار حجت
پہر در گار احمد بن محمد حمید الملقب بنظام اصلاح اللہ شاد و صائہ عما شادہ بر حکم دین از خسر و شرع
شعار می آتار شریعت، حاجی رسوم بدعت، قانع قلاع الکفرۃ، ضابط تاثر صحائف العدل
و الاحسان، نامح آیات الکفر و العصیان، الاعظم المعظم الموبد بتائید
الرحمن، شمس الدنیا و الدین ابوالمظفر ابراہیم شاہ السلطان، خلد اللہ
سلطنتہ ابداً و مملکتہ، داعی در گاہ جہاں شاہ مخصوص - بادشاست، برائے امتحان آنجناب
کہ قبلہ اقبال و کعبہ مال است، کتابی در بیان مسائل فقہ از کتب مشہورہ و معتبرہ و تصانیف مخفیہ عبارت
پارسی جمع کردہ بروایات واضحہ و در آیات لائحہ موکد و مرتب گردانید، علیہ و سدو - فان رافقہ
ابراہیم شاہی نام کہ در زمانہ مولانا محمد رفیع و مولانا حضرت علیاد رائد

و محل قبول افتد، واستقال الله ان - بهذا الكتاب دیدری حسن الصواب - والله اعلم بالصواب -
مقدمہ کتاب کے جو الفاظ کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے پڑھے نہیں جاسکے
ہاں خلا رہنے دیا گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کچھ الفاظ خود کتاب کا کاتب بھی نہیں پڑھ سکا اس
نے بھی خلا چھوڑ دیے ہیں -

فتاویٰ کے نسخے

فتاویٰ ابراہیم شاہی کے مختلف نسخوں کے متعلق جو معلومات حاصل ہو سکے ہیں، ان کی
تفصیل درج ذیل ہے،

۱- اس کے دو نسخے رامپور لائبریری میں ہیں - ایک نسخہ کتاب الطہارۃ سے کتاب الفرائض
تک ہے اور ۹۹۰ صفحات پر مشتمل ہے - اس کا نمبر ۳۵۱ ہے - دوسرے نسخہ کا جو ناقص الطنن
ہے اور ۴۸۰ صفحات کو محیط ہے، ۳۵۲ نمبر ہے۔

۲- اس کتاب کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد دکن) میں ہے - اس نسخے کا نمبر ۱۱
ہے اور ۱۰۰۴ کا مکتوبہ ہے - صفحات ۳۱۹ اور سطور فی صفحہ ۲۱ ہیں۔

کتب خانہ آصفیہ کی فہرست کتب کے مرتب نے لکھا ہے کہ اس کتاب کا ذکر حاجی خلیفہ
نے کشف الظنون میں نہیں کیا، غالباً بلا وروم و عرب میں یہ کتاب نہیں پئی - حاجی خلیفہ کشف الظنون
ذکر آں ننمودہ، غالباً کتاب مذکورہ در بلا وروم و عرب نرسید،

معلوم نہیں، مرتب فہرست نے یہ الفاظ کس بنا پر لکھ دیے، حالانکہ علیٰ کہ آئمہ سطور
میں واضح کیا جا رہا ہے، اس کا ذکر کشف الظنون میں موجود ہے -

۳- فتاویٰ ابراہیم شاہی کا تذکرہ حاجی خلیفہ نے بھی کشف الظنون میں کیا ہے - حاجی خلیفہ نے
لکھا ہے: "ابراہیم شاہیہ فی فتاویٰ الحنفیۃ" شہاب الدین احمد بن محمد الملقب

۱- فہرست کتب عربی - کتب خانہ ریاست رام پور ص ۲۲۰ ۲۲۱ (مطبع احمدی ریاست رامپور سن ۱۹۰۲ء)

۲- فہرست مشروح بعض کتب نفیسہ قلبیہ مخزومہ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی (حصہ دوم) ص ۱۳۹ - (مطبوعہ ۱۳۵۴ھ)

۳- ایضاً - مصنف نے مقدمہ کتاب میں اپنے نام کے ساتھ "شہاب الدین" کا لفظ نہیں لکھا -

صرف احمد بن محمد حمید الملقب بنظام لکھا ہے -

نظام الکیہ کافی الخفی کی تصنیف ہے اور قاضی خان کی طرح مبسوط و مفصل کتاب ہے۔ کتاب کبیر (من افخر الکتاب) مصنف نے ایک سو ساٹھ کتابوں کی مدد سے سلطان ابراہیم شاہ کے لیے اس کی جمع و تدوین کی اور اس کا آغاز ”الحمد لله الذی دفع عناد العلم و اعلى مقداره“ کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔

کشف الظنون کی دوسری جلد میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

فتاویٰ کی علمی اہمیت

اصحابِ علم نے فتاویٰ ابراہیم شاہی کا بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے اور مختلف فقہاء کتب کے مرتبین اور عام مورخین نے اس کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں بہتر رٹے ظاہر کیے ہیں، لیکن فتاویٰ عالمگیری کے مقدمہ میں نہ صرف یہ کہ اس کو کوئی خاص علمی اہمیت نہیں دی گئی بلکہ اس کو ناقابلِ اعتنا گردانا گیا ہے اور لکھا ہے۔

منہجاً کہ تب غیر معتبرہ کے فتاویٰ ابراہیم شاہی ہے اور شیخ عبدالقادر بدایونی نے اپنے استاد علامہ شیخ حاتم منہجلی سے نقل کیا ہے۔ یہ فتاویٰ قاضی شہاب الدین دولت آبادی کا جمع کیا ہوا مشہور مگر قابلِ اعتبار نہیں ہے۔

مصنف

اس فتاویٰ کے مصنف قاضی احمد بن محمد جونپوری، سلطان ابراہیم شہر قی والی جونپور

۱۰ ہمارے سامنے کتاب کے دونوں حصے ہیں۔ فارسی (پہلا حصہ بھی) اور عربی (دوسرا حصہ بھی) دونوں

کے آغاز میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

۱۱ کشف الظنون جلد اول، کالم ۳۔ ۱۲ ملاحظہ ہو کالم ۱۲۸۳۔

۱۳ یہ فتاویٰ قاضی شہاب الدین دولت آبادی کا نہیں بلکہ قاضی نظام الدین جونپوری کا ہے

جنہیں احمد بن محمد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جو قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے معاصر ہیں۔

۱۴ مقدمہ فتاویٰ عالمگیری۔ (اردو ترجمہ) صفحہ ۳۸، ۳۹۔ (مطبوعہ نولکشر

کے دور کے علمائیں سے ہیں۔ یہ جوئیہ پور کے قاضی تھے اور اپنے علم و فضل کی وجہ سے ہر طبقے میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ مولانا عبدالحی حسنی لکھنوی نے نزہۃ الخواطر میں ان کا شمار کبار فقہائے حنفیہ میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

الشیخ العالم الکبیر العلامة احمد بن محمد الحنفی المکی لانی القاضی
نظام الدین الحونی دہلی، کان من کبار الفقہاء الحنفیۃ، قدم احد اسلافہ
من العرب و سکون بکجرات و ولد بها القاضی نظام الدین و نشأ و قرأ
العلم علی اساتذہ عصرہ فبرز فی الفقہ و الاصول و صار من اکابر العلماء
ثم قدم جوئیہ پور، فولاہ ابراہیم الشرقی صاحب جوئیہ القضاء و خدمہ
بانظار العنایۃ و القبول،

لہ مصنفات عدیدۃ اشہرہا الفتاویٰ ابراہیم شاہیہ فی فتاویٰ
الحنفیۃ۔

قال الفاضل الجلی فی کشف الظنون هو کتاب کبیر من افخر الکتب
کقافیۃ خلا جمعہ من مائۃ و ستین کتاباً للسلطان ابراہیم شاہ اولہ،
الحمد للہ الذی رفح منار العلم و اعلیٰ مقدارہ۔ (انتہی)

مات سنۃ اربع و سبعمین و قیل خمس و سبعمین و ثمان مائۃ و قبرہ فی
(چاچک پور) من اعمال جوئیہ پور کیا فی (تجلی نور)

”یعنی شیخ عالم اجل علامہ احمد بن محمد حنفی گیلانی قاضی نظام الدین جوئیہ پور، کبار فقہائے حنفیہ میں
سے تھے۔ ان کے اسلاف میں سے ایک بزرگ عرب سے آکر گجرات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ وہیں
قاضی نظام الدین پیدا ہوئے اور پہلے بڑھے، اور اپنے زمانے کے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ انھوں
نے فقہ اور اصول میں بڑا نام پیدا کیا اور اکابر علماء سے گردانے گئے۔ پھر جوئیہ پور تشریف لے گئے،
وہاں سلطان ابراہیم شرقی والی جوئیہ پور نے عہدہ فقہ پر متمکن کر دیا۔ اور اپنی عنایت و قبولیت کے لیے
خاص کر لیا۔

ان کی متعدد تصانیف ہیں جن میں الفتاویٰ ابراہیم شاہیہ فی فتاویٰ الحنفیۃ خاص شہرت کا حامل ہے۔

فاضل چلیپی کشف الظنون میں اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ ایک عظیم اور مبسوط کتاب ہے اور فتاویٰ قاضی خاں کی طرح قابلِ فخر کتابوں میں سے ہے جو مصنف نے ایک سو ساٹھ کتابوں کی مدد سے سلطان ابراہیم شاہ کے لیے مرتب کی۔ اس کا آغاز۔ الحمد للہ الذی رفع منار العلم والعلیٰ مقدادک۔ الخ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔

انھوں نے ۸۷۴ھ میں اور ایک روایت کے مطابق ۸۷۵ھ میں وفات پائی۔ قبر چاچک پور میں ہے جو مضافاتِ جونپور میں واقع ہے۔
 ”تاریخ شیراز ہند جونپور“ میں بھی قاضی نظام الدین کے حالات مرقوم ہیں، ان کے علم و فضل کی وسعت پذیر یوں کے بارے میں لکھا ہے :

”کہتے ہیں کہ قاضی نظام الدین علوم دینیات میں اس قدر بلند پایہ تھے کہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین استفتاء پر اس وقت تک مہر نہ کرتے تھے، جب تک حضرت قاضی نظام الدین دستخط نہ کر دیتے تھے۔ دیگر علماء کے دستخط کا اعتبار نہ فرماتے تھے۔“

اس سے چند سطریں آگے لکھا ہے :

”وفات آپ کی ۸۷۵ھ میں ہوئی۔ مزار محلہ چاچک پور شہر جونپور میں ہے اور قریب جامع مسجد جونپور جس جگہ قاضی خانہ ہے، مکان سکونتی تعمیر کیا اور وہ محلہ قاضی نظام مشہور ہے۔“

سلطان ابراہیم شرقی

مناسب ہوگا کہ مختصر الفاظ میں یہاں سلطان ابراہیم شرقی کا ذکر بھی کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ جس شخصیت کی طرف اس فتاویٰ کا انتساب کیا گیا ہے وہ کس مرتبہ و مقام اور عز و شرف کی حامل ہے۔ اس ضمن میں مولانا سید عبدالحی حسنی لکھنوی فرماتے ہیں :

۱۔ اس کتاب کا آغاز کن الفاظ سے ہوتا ہے، اس سلسلے میں آئندہ اوراق میں گفتگو کی جائے گی۔

۲۔ تاریخ شیراز ہند جونپور، ص ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱،

السلطان العادل الکريم ابراهيم بن خواجه جهان الجونپوری، سلطان الشرق۔
قام بالملك بعد منوره مبارک شاه سنه اربع وثمانمائه فافتتح امره بالعدل والاحسان
دولى الناس واحسن السيرة فيهم وساس امورهم سياسته حسنة لما جمع الله سبحانه
فيه من الدين والعقل والمروءة، وخلال الخيرة بغاية من الكمال، فصار المرجع و
المقصد واجتمع لديه خلق كثير من ارباب الفضل والكمال كالقاضي شهاب الدين
الدولت آبادي والقاضي نظام الدين الكيلاني والشيخ ابي الفتح بن عبدالحی بن عبدالمقنن
الشریحي الکنتدي وامثالهم۔

وكان حسن الاخلاق، عظيم الهممة، كريم السجية، شريف النفس، مطمعا على ما
تمس اليه الحاجة من امور الدنيا والدين۔
ومن اخباره ان القاضي شهاب الدين المنكود ابتلى بمرض وطال مرضه،
فاتاه السلطان يعوده وطلب الماء ثم طوقه على رأس القاضي سبع هرات وقال۔
”اللهم ان قدمت له الموت فاصرفه عنه الى“
ومن مآثره المدارس والجامع بمدينة جونپور۔

توفي سنه اربعين وقيل اربع واربعين وثمانمائه۔ وكان موته داهية عظيمة
على اهل بلاده، رحمه الله، كما في تاريخ فرشته۔

”يعني النصف پرورد اور کريم النفس سلطان ابراهيم بن خواجه جهان جونپوری، سلطان الشرق نے
اپنے بھائی مبارک شاه کے بعد، ۸۰۴ھ میں ملک کی غنائ حکومت ہاتھ میں لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی
ذات میں دین و دیانت، عقل و مروت اور عوام میں خیر و برکت پھیلانے کی جو بدرجہ کمال صلاحیتیں جمع کر دی
تھیں، اس کی وجہ سے اس نے کاروبار سلطنت عدل و احسان کے ساتھ شروع کیا، لوگوں کی بہتر طور سے
سرپرستی کرنے اور انھیں حسن سیرت کے جذبات سے آراستہ کرنے کے لیے تمام کوششیں وقف کر دیں۔
اور ان کے عام نظم و نسق اور پیش آئند امور کی خوب دیکھ بھال کی۔ اسی بنا پر اسے مرجع عوام
اور لوگوں کا مقصد و ماویٰ گردانا گیا۔ قاضی شہاب الدین دولت آبادی، قاضی نظام الدین

گیلانی، شیخ ابوالفتح بن عبدالحی بن عبدالمقصد شریعی الکندی اور ان جیسے بے شمار ارباب فضل و کمال اس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔

وہ حسن اخلاق کا نمونہ، بلند ہمت، فیاض طبیعت اور شریف النفس تھا اور دینی و دنیوی سلسلے میں اسے جو مسائل پیش آتے، ان سے پوری طرح باخبر تھا۔

سلطان ابراہیم شرقی کے حسن اخلاق اور تکریم علما کا اندازہ اس سے کیجیے کہ قاضی شہاب الدین ایک مرتبہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے اور مرض طول پکڑ گیا تو یہ ان کی عبادت کے لیے آیا اور پانی منگوایا۔ پھر اس کو سات مرتبہ ان کے سر پر گھمایا اور کہا: ”اے اللہ! اگر تو نے اس شخص کے لیے موت مقدر کر دی ہے تو اس سے ہٹا کر اس کا رخ میری طرف موڑ دے۔“

جونپور شہر میں اس نے جو امور خیر انجام دے، ان میں دینی مدارس اور جامع مسجد خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

سلطان نے ۸۴۰ھ میں ایک روایت کے مطابق ۸۴۴ھ میں وفات پائی۔ تاریخ فرشتہ کے بیان کے مطابق اس کی موت، اس کے باشندگان مملکت کے لیے ایک عظیم سانحہ کی حیثیت رکھتی تھی۔“

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ فتاویٰ ابراہیم شاہی کا حصہ فارسی (جو درحقیقت حصہ اول ہے) عبادات پر مشتمل ہے اور اس حصے میں تقریباً وہی مسائل بیان کیے گئے ہیں، جو دیگر کتب فقہ میں درج ہیں مندرجہ ذیل سطور میں ہم اختصار کے ساتھ اس کے مندرجات میں سے چند باتیں بیان کرتے ہیں۔

سواری پر حج کو جانا افضل ہے

مصنف فتاویٰ نے جس اسلوب سے مختلف مسائل کو ہدف بحث بنایا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انسانی نفسیات کو خوب سمجھتے اور حالات کی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں اور انسان کو عبادات کے باب میں مشقت میں ڈالنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ وہ دیار حرم میں پیدل جانے کی نسبت سواری پر جانے کو افضل گردانتے ہیں اور سرماجیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

وفي السراجة ورج سوار فتن افضل است وعليه الفتوى۔

”یعنی سراجیہ میں ہے کہ حج کے لیے سواری پر جانا افضل ہے اور یہی مفتی بہ ہے۔“

حج ثانی کے بجائے صدقہ

اسی طرح محض شہیر نے اس مسئلے کو بھی لائق التفات قرار دیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ حج کر چکا ہو اور دوسری بار جانے کا متمنی ہو تو کیا کرے۔ اس کے لیے حج ثانی بہتر ہے یا اتنا مال جو حج پر خرچ ہوگا، غریب مستحقین پر صدقہ کر دینا افضل ہے۔؟ فتاویٰ سراجیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:-

”اگر مردے کیلئے حج بجا آدھ رہے، بعد میں خواہر کہ باز در حج رود، تصدق بدیں مال یعنی مال کہ در راہ حج خرچ خواہد کرد، افضل بود از حج پلہ

یعنی اگر کوئی شخص ایک مرتبہ فرض حج سے سبکدوش ہو چکا ہو اور دوسری مرتبہ جانے کا خواہاں ہو تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ جو روپے وہ حج پر خرچ کرنا چاہتا ہے، وہ (مستحق لوگوں پر) خرچ کر دے۔ یہ حج سے زیادہ باعثِ افضاہیت ہے۔

تعظیم استاد

”فصل فی تعظیم الاستاذ و فضل العلماء“ میں استاد کی عظمت اور علمائے دین کی فضیلت کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ استاد کا درجہ سب سے بلند ہے اور اس کا احترام بہر صورت ضروری ہے۔ چنانچہ بستان الفقہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

”تعظیم استاد بر شاگرد واجب است و از تعظیم وی برکت شود در علم، و ہر کہ تعظیم استاد نمکند خداے عزوجل از شوم آل، برکت علم رفع کند۔“

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ شاگرد پر استاد کی تعظیم کرنا واجب ہے، اس کی تعظیم سے علم میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص استاد کی عظمت و احترام کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کو علم کی برکت سے محروم کر دیتا ہے۔

والدین اور استاد

ساتھ ہی استاد اور مالِ باپ کے حقوق کا تقابل کرتے ہوئے فتاویٰ سراجیہ کے حوالے سے

لکھتے ہیں :

”وفي السراجية حق معلم مقدم است برحق مادر و پدر و برجميع مسلمانين
يعنى معلم كاحق ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حقوق سے مقدم ہے۔

اس سے اگلی سطریں فتاویٰ سراجیہ کے حوالے ہی سے فرماتے ہیں :

”اگر استاد کا رے فرمود و مادر و پدر نیز کا رے فرمود نہ کا رے استاد مقدم دارد، زیرا کہ بہترین پدر آنست۔“

یعنی اگر ایک کام کا استاد حکم دے اور ایک کا ماں باپ حکم دیں تو استاد کے حکم کی تعمیل کو مقدم سمجھے، اس لیے کہ بہترین باپ وہی ہے۔

سلطان ظالم کو عادل کہنے والا

مصنف نے سلطان عادل اور سلطان ظالم کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اس ضمن میں ان کا لب لہجہ قدرے سخت ہو گیا ہے۔ ان کا اصل نقطہ نظر تو یہ ہے کہ ظالم سلطان کی کسی صورت میں حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ اس کی حوصلہ افزائی اس کو ظلم پر آمادہ کرنے کے مترادف ہے۔ ظالم حکمران کو عادل کے لفظ سے یاد کرنا کفر ہے۔ لکھتے ہیں :

”وفي السراجية اگر کسی سلطان ظالم را عادل گوید، خواجہ منصور ماثریدی گفتہ است کہ کافر گردید۔“

یعنی سراجیہ میں منقول ہے، کوئی شخص ظالم سلطان پر لفظ عادل کا اطلاق کرے گا تو خواجہ منصور ماثریدی کا فرمان ہے کہ وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مصنف کتاب لوگوں میں جرأت حق گوئی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان میں یہ شعور بیدار کرنے کے خواہاں ہیں کہ ظالم حکمران سے ہرگز قرب و تعلق نہ رکھا جائے بلکہ اس سے نفرت و حقارت کا برتاؤ کیا جائے۔

مصنف نے اس کے ساتھ ہی بعض دیگر ائمہ کرام کے نقطہ نظر کا انہما بھی کیا ہے اور وہ

یہ کہ ظالم حکمران کو عادل قرار دینے والا کفر کی سرحد مل تک نہیں پہنچتا۔

فتاویٰ ابراہیم شاہی کا حصہ فارسی اسی انداز سے چلتا ہے اور اس کے مختلف مقامات پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نمازِ کسوف، نمازِ خسوف، نمازِ جمعہ، نمازِ خوف وغیرہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں اور اس سلسلے میں قرآن و حدیث کے علاوہ فقہ احناف کی متعدد کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں۔

۱۴۵ ب

الفہرست

(از محمد بن اسحاق ابن ندیم و ذاق اُردو ترجمہ: جناب محمد اسحاق بھٹی)

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری تک کے علوم و فنون، سیر و رجال اور کتب و مصنفین کی مستند تاریخ ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں، قرآن مجید، نزول قرآن، جمع قرآن اور قرآن و قرآن، فصاحت و بلاغت، ادب و انشا اور اس کے مختلف مکاتب فکر، حدیث و فقہ اور اس کے تمام مدارس فکر، علم نجوم، منطق و فلسفہ ریاضی و حساب، سحر و شعبہ بازی، طب اور صنعتِ کیمیا وغیرہ تمام علوم، ان کے علما و ماہرین اور اس سلسلہ کی تصنیفات کے بارے میں اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واضح کیا گیا ہے کہ یہ علوم کب اور کیونکر عالم وجود میں آئے۔ پھر ہندوستان اور چین وغیرہ میں اُس وقت جو مذاہب رائج تھے ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے کس کس خطے میں کیا کیا زبانیں رائج اور بولی جاتی تھیں اور ان کی تحریر و کتابت کے کیا اسلوب تھے۔ ان کی ابتدا کس طرح ہوئی اور وہ ترقی و ارتقاء کی کن منازل سے گزریں۔ ان زبانوں کی کتابت کے نمونے بھی دیے گئے ہیں۔

توجہ اصل عربی کتاب کے کئی مطبوعہ نسخے سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اور جگہ جگہ ضروری حواشی دیے گئے ہیں جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔

۲۲/۵۰ روپے

قیمت :

صفحات : ۹۱۲

چلنے کا پتہ

ادارۃ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور